رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۴۵	مورخہ یکم رجب ۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ر اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضورؐ کل بروز بدھ تشریف لائیں گے۔

مولوی فضل الدین صاحب سکنہ مانگٹ اونچے۔ ضلع گوجرانوالہ کو مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کی جگہ تبلیغی کام کرنے کے لئے مین پوری علاقہ یو۔پی میں روانہ کیا گیا ہے ؂

۷ر اکتوبر بعد نماز عشاء حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مسجد محلہ دار الفضل میں تقریر کی۔ جس میں احکام اسلام کی تشریح کی ؂

۸ر اکتوبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں میاں محمد الدین صاحب ساکن کھاریاں نے ذکر حبیبؐ پر تقریر کی ؂

شیخ مبارک احمد صاحب کو فرید کوٹ اور ملک اطاف خان صاحب اور مولوی میر ولی صاحب کو بانگوداتی۔ ضلع گورداسپور میں تبلیغ کیلئے روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے مذہب کی شناخت کیلئے ۲ دو باتیں

(فرمودہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

"ہمیشہ سے سچے مذہب کی شناخت کیلئے ضروری ہے کہ دو باتیں اس میں موجود ہوں۔ اول یہ کہ اس کی تعلیم پاک ہو۔ اور تعلیم پر انسان کی عقل اور کانشنس کا کوئی اعتراض نہ ہو۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ کہ خدا کے امور ناپاک ہوں۔ دوم اس کے ساتھ تائیدات سماویہ کا سلسلہ ایسا وابستہ ہو۔ کہ جس کے ساتھ انسان خدا کو پہچان سکے۔ اور اس کی تمام صفات کا مشاہدہ کرے۔ تاکہ گناہ سے بچ سکے۔ گو انسان سچے مذہب میں ہی داخل ہو پر اگر اس کے ساتھ کشتی نہیں۔ تو وہ ایسے چشمہ کی مثل ہے۔ کہ جو ایسی جگہ واقع ہے۔ جس کے ارد گرد پہاڑ یا دیوار۔ یا ایسا خارستان ہے۔ کہ وہاں ہم کسی طرح پہنچ نہیں سکتے۔ پس ایسا چشمہ ہمارے لئے فضول ہے۔ غرض ضروری شرط یہ ہے۔ کہ اس قدر اسباب موجود ہوں۔ جن سے پکی طرح پر معرفت الٰہی پیدا ہو جائے۔

یہ بات بھی بدیہی ہے۔ کہ انسان کو زیادہ مصیبت اس بات کی ہے۔ کہ طرح طرح کے مصائب۔ شدائد۔ کسل وغیرہ کیڑے ایسے لگے ہوئے ہیں۔ کہ اس کو کھاتے۔ اور خدا سے روکتے ہیں۔ اور انہیں کی وجہ سے انسان اور خدا کے درمیان ایک بُعد پڑا ہوا ہے۔ پس اس مذہب میں ایسے وسائل ہوں۔ جو اس کو روز بروز کھینچتے جائیں۔ اور کامل یقین پیدا کرا کر خدا سے ملا دیں"

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

تبلیغی رپورٹیں

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

گنج میں تبلیغی لیکچر

محمد اسماعیل صاحب گنج۔ (لاہور) سے لکھتے ہیں۔ کہ چند دن ہوئے۔ یہاں جلسہ ہوا۔ گیانی واحد حسین صاحب صدر تھے گیانی محمد دین صاحب نے باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کے موضوع پر تقریر کی۔ گیانی عبید اللہ صاحب نے بھی اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سکھوں نے شور مچانا چاہا مگر صاحب صدر نے انہیں خاموش کر دیا۔ ایک سکھ نے کچھ اعتراض کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے دوسرے دن پھر گیانی محمد دین صاحب نے چھوت چھات پر تقریر کی۔ اور گیانی عبید اللہ صاحب نے اسلام پر سکھوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ گیانی واحد حسین صاحب نے بھی اس موضوع پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی ؛

چک جھمرہ میں تبلیغی جلسہ

شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور سے لکھتے ہیں۔ کہ ۲۸ ستمبر کو مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور جماعت احمدیہ لائلپور کا ایک وفد چک جھمرہ گیا۔ جہاں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اور مولوی غلام احمد صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب نے مختلف امور پر پُر اثر تقریریں کیں۔ جو مخالفت کے باوجود بہت پسند کی گئیں۔ اور لوگوں نے بڑی دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی میں حصہ لیا

خوشاب میں پہلا سالانہ جلسہ

غلام یٰسین صاحب سکرٹری تبلیغ خوشاب سے لکھتے ہیں۔ کہ ۲۸ لغایت ۳۰ ستمبر یہاں پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ آریہ سماج مندر اور سکھ گوردوارہ کے درمیان تھی ۲۸ کی شب کو گیانی واحد حسین صاحب کا لیکچر "باوا نانک رح کا مذہب" کے موضوع پر تھا لیکن سکھوں نے گوردوارہ کی چھت پر چڑھ کر اس قدر شور مچایا۔ کہ لوگ تقریر سننے کے قابل نہ رہے۔ آخر ایک نئی جلسہ گاہ کا انتظام کر کے وہاں لیکچر کرایا گیا۔ جسے پبلک نے بہت پسند کیا۔ ۲۹ کو مولوی محمد سلیم صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ پھر مہاشہ محمد عمر صاحب۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام اور ویدک دھرم کے موضوع پر

م پر تقریریں کیں ؛

۳۰۔ کو پہلا لیکچر مہاشہ صاحب کا صداقت اسلام پر اور دوسرا مولوی محمد سلیم صاحب کا اجرائے نبوت پر ہوا۔ سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا آخری اجلاس میں گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام پر آریہ سماجی اعتراضات کے معقول جواب دیئے۔ جلسوں میں حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہوتی رہی ؛

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق گزارش

حسب معمول اب کے بھی "الفضل کا خاتم النبیین نمبر" شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کے لئے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے گزارش ہے کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر ۲۵ اکتوبر تک بھیج کر ممنون فرمائیں ؛

اس دفعہ چونکہ پرچہ کا حجم سابقہ کی نسبت نصف ہوگا۔ اس لئے مضامین جامع اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ حسب ذیل عنوانوں پر خامہ فرسائی کی جائے

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ؛

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا ؛

اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے امید ہے۔ کہ وہ فوری توجہ فرمائیں گی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک معزز غیر مسلم کی چشم دید شہادت

برادر عبد المجید خان صاحب احمدی ویرووال سے تحریر فرماتے ہیں:۔

چند روز ہوئے خاکسار امرتسر سے ایک لاری میں ویرووال آ رہا تھا۔ اس میں ایک ہندو سب انسپکٹر پولیس پنشنر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کہا۔ میں نے اپنی ساری زندگی میں ایک مسلمان کے چہرہ پر اللہ کا عجیب نور برستا دیکھا ہے وہ لاہور شاید بریڈلا ہال میں تقریر کرنے کے لئے آئے تھے۔ لوگ فساد پر آمادہ تھے۔ میری ڈیوٹی سرکاری طور پر ان کے ساتھ لگی تھی۔ جب وہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جا رہے تھے۔ تو لوگ اینٹیں مارتے۔ بکواس کرتے اور تالیاں بجاتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے تقریر شروع فرمائی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام حاضرین ان کی تقریر سے مسحور ہو گئے ہیں۔ اور پھر کسی کو خلاف بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان کے چہرہ پر ایک خاص جلال تھا ؛

خاکسار نے ان سے یہ امر لکھ کر دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو انہوں نے حسب ذیل سطور لکھ کر دیں:۔

"حسب التحریک میاں صاحب عبد المجید خان سکنہ ویرووال یہ تحریر متعلق جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھے دینے کا فخر ہے۔ مجھے بہ ایام تعیناتی تھانہ انارکلی لاہور اغلباً سال ۱۹۰۵ء میں ان کی تشریف آوری لاہور پر ان کے ہمراہ ڈیوٹی چند روز دینے کا فخر حاصل ہوا تھا۔ ان ایام میں یہ حالت تھی۔ کہ مخالفین صاحب موصوف بوجہ کوتاہ اندیشی بیرون از لیکچر ہال اکثر ان کو تالیاں دیتے اور ستاتے تھے۔ لیکن جب صاحب موصوف کھڑے ہو کر لیکچر سناتے۔ تو اندر ہال جو غالباً بریڈلا ہال تھا۔ وہی لوگ بالکل خاموش ہو جاتے۔ اور بولنے تک کی جرأت ہی نہ کر سکتے تھے۔ ان کے چہرہ پر ایک خاص قسم کا نور اور آنکھوں میں ایسا سرور پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ میں حیران ہو جاتا اور اب تک وہ چہرہ اور نورانی شکل میرے پیش نظر ہے۔ اور باوجودیکہ میں اب تک مذہب ہندو و سکھ سے تعلق رکھتا ہوں۔ لیکن ان کی فصاحت و بلاغت کا قائل اور اس قدر معتقد ہوں۔ کہ ان کی عزت و جلال میرے دل میں موجود ہے۔ زیادہ عرض کرنا فضول ہے لیکن اس قدر کہنا ضرور ہے۔ کہ اب میں ۷۵ سالہ عمر کا ۳۰ سالہ سروس پولیس کا ریٹائرڈ عہدہ دار ہوں۔ لیکن مجھے اُن جیسا جاہ و جلال کا بشرہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا"

شو سرن سنگھ ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس مقام ویرووال۔ (۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ یکم رجب ۱۳۵۳ سنہ ہجری | جلد ۲۲

ہندو مسلم اتحاد کا بہترین طریق

ایک دوسرے کے بزرگانِ دین کا احترام کیا جائے

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث ہو کر جہاں لوگوں کو روحانی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان کے سامنے اسلام کو حقیقی اور اصلی شکل میں پیش کیا۔ وہاں ملک سے فتنہ و فساد کو دور کر کے امن وامان قائم کرنے۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد پیدا کر کے ملکی ترقی کرنے کے لئے انہیں ایک "پیغام صلح" دیا جس میں یہ اصل پیش فرمایا:-

"یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا"۔ (پیغام صلح صـ۶)

اس طرح آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو خصوصاً ہندوؤں کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ جب ہر قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول آتے رہے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہر مذہب کے مقدس بانیوں اور پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کی جائے۔ تا کہ آپس میں اتفاق اور اتحاد قائم ہو۔ اور ایک دوسرے کے بزرگوں کی ہتک اور توہین نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح عداوت۔ اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ چنانچہ آپ نے ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے۔ کہ وہ بلائیں۔ جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں۔ اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں۔ وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے۔ کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں۔ کہ یہ ایک خیال محال ہے۔ کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آئے۔ تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر۔ اور حشمت سے حقیر کرنا چاہے گی۔ تو وہ بھی داغِ حقارت سے نہیں بچیگی۔ اور اگر کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اس کی اس شخص کی مثال ہے۔ کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے"۔

ظاہر ہے۔ کہ اس سے بہتر اور اس سے زیادہ مؤثر رنگ میں ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت بیان نہیں کی جا سکتی۔ اور آج جو لوگ ٹھوکر پر ٹھوکریں کھاتے اور سخت سے سخت نقصان اٹھانے کے بعد ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں وہ بھی اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ربع صدی قبل فرمایا تھا۔ اور یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ "چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے۔ جو صلح کی مانع ہو۔ اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے"۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے اس زیادتی کو واضح فرما دیا۔ جس کی موجودگی نہ صرف ہندو مسلم اتحاد میں مانع تھی۔ بلکہ فتنہ و فساد۔ عداوت اور دشمنی کو روز بروز بڑھا رہی تھی۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:-

"اے عزیزو۔ قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا۔ اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے۔ کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری۔ اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک قوم یا دونوں۔ ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی اور پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے۔ کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی۔ مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں۔ کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں۔ کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو۔ تو بجز تعظیم۔ اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے"۔

بالآخر آپ نے فرمایا:-

"پیارو صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں۔ اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہونچا ہے۔ آؤ اب یہ بھی آزما لو۔ کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے۔ ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی حالت میں چھوڑ دیں۔ اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں۔ حالانکہ اندر سڑی ہوئی اور بدبو دار پیپ موجود ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ طریق صلح کو نظر انداز کرتے ہوئے گزشتہ کئی سال ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کرنے کا جو نتیجہ نکلا۔ وہ ہر ایک کے سامنے ہے۔ آج ہندو مسلمانوں میں کشیدگی اور ناچاقی پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری۔ اور ازالہ حیثیت عرفی کے باعث روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کا لازمی اثر یہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ملک کی ترقی۔ اور بہتری کی خواہشات پامال ہوتی جا رہی ہیں۔ اہل ہند کی مشکلات اور تکالیف بڑھ رہی ہیں۔

حال میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بدزبانی اور بدگوئی کرنے والے دو آریوں کے قتل کے جو پے در پے

دو حادثات ہوئے ہیں۔ ان سے بعض لوگوں کی توجہ اس زہر کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ جو نہ صرف جسم کو ہلاک کرتی ہے۔ بلکہ رُوح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دُنیا دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ جس کے باشندے ایک دُوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں"۔ چنانچہ پنجاب جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کونسل نے جس میں ہندو مسلم اخبار نویس شامل ہیں مسٹر کالی ناتھ رائے ایڈیٹر "ٹریبیون" کی صدارت میں جلسہ منعقد کر کے اس میں یہ قرارداد پاس کی ہے:۔

"یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ ہر مذہب اور ملت کے بانی۔ انبیاء اور بزرگانِ سلف کی عزت کی جائے۔ اور ایسی کتابوں، پمفلٹوں۔ اور دیگر تصانیف کی جن میں کسی مذہب پر حملہ کیا گیا ہو۔ متفقہ طور پر مذمت کی جائے"۔

اسی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے مولوی ظفر علی صاحب نے لکھا ہے۔ "اخبار نویسان پنجاب کا جو جلسہ کل شام "ٹریبیون" کے دفتر میں مسٹر کالی ناتھ رائے کے زیر صدارت منعقد ہوا وُہ اس لحاظ سے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اس میں سب سے پہلی مرتبہ مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ صحیفہ نگاروں کی غالب اکثریت نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا۔ کہ جب تک لوگ ایک دُوسرے کے مذہبی پیشواؤں اور پیغمبروں کا ادب کرنا نہ سیکھیں گے۔ ملک میں امن کا قائم ہونا محال ہے"۔

(زمیندار ۵۔ اکتوبر)

پھر ہندو مسلم کشیدگی کے متعلق لکھا ہے:۔ "اس خطرہ کی روک تھام کی صرف یہی ایک شکل ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کا ادب کریں۔ اور ہندو مسلمانوں کے مطاع و محبوب آقا کی شان میں گستاخی کے مرتکب نہ ہوں"۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ ہندو مسلم اتحاد اور ملک میں امن کے قیام کی جو صُورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی تھی۔ اور جس کی داغ بیل آپ نے اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں "پیغام صلح" لکھ کر ڈالی تھی۔ وُہی ہندو مسلم اخبار نویس پیش کر رہے ہیں۔ اور درحقیقت یہی صورت حقیقی اتحاد کی ہے۔ جس کی طرف حالات اور واقعات ہندو مسلمانوں کو مجبور کر کے لا رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے جس شخص میں شرافت اور انسانیت کا مادہ پایا جاتا ہو۔ اور جو اپنے ملک کی ترقی۔ اور بہتری کا خواہش مند ہو۔ وُہ کسی مذہب کے بانی اور پیشوا کی ہتک کرنا کیونکر روا رکھ سکتا ہے۔

اور جو شخص اس فعلِ شنیع کا مرتکب ہو۔ اس کی کس طرح حمایت کی جا سکتی ہے۔ پھر کیوں نہ تمام پیشوایان مذاہب کا احترام کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کو استوار کیا جائے۔ اور جو شخص اس کے خلاف قدم اُٹھائے۔ خواہ ہندو ہو۔ یا مسلمان۔ اس کی سخت مذمت کی جائے۔ اس طرف آریہ سماجیوں کو خاص طور پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آئے دن انہی میں سے ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کر کے ملک کے امن وامان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ اور ہندو مُسلم اتحاد کو ناممکن بناتے ہیں۔

آریوں کی افسوسناک ذہنیت

آریہ سماج کراچی نے اعلان کیا ہے۔ کہ نتھورام مقتول کے نام پر ایک بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔ اس بھون کا نام نتھو رام بلیدان سمارک بھون ہو گا۔ اس کے لئے ہر ایک آریہ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وُہ اس اپیل کا حوصلہ افزا جواب دے۔ تاکہ شایان شان یادگار قائم ہو سکے۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آریہ صاحبان ایسے شخص کا نام تک نہ لیتے۔ جس نے بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کر کے اس قدر اشتعال پیدا کیا۔ کہ ایک مسلمان اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہُوئے اس کی جان لینے پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ وُہ اس قسم کے بدنام کنندہ لوگوں کا اپنے اندر پیدا ہونا قابلِ فخر سمجھتے ہیں۔ اور جب کوئی کیفر کردار کو پہنچ جاتا ہے تو اس کی یادگار قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

آریوں کی یہی وُہ ذہنیت ہے جس نے اہلِ ہند کو ایک مستقل خطرہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔

مسٹر گابا اور آریہ

احراریوں نے مسٹر گابا نومسلم کو اسمبلی کا امیدوار کھڑا کر کے نہ صرف انہیں کئی قسم کے طعن وتشنیع کا ہدف بنا ڈالا بلکہ آریوں کو یہ کہنے کا موقعہ دے دیا۔ کہ "ہندو دھرم سے پتت ہو کر نومسلموں کی جو گت بنتی ہے۔ وُہ مسٹر گابا کی مثال سے ظاہر ہے"۔ "نومسلموں کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمان اپنے نومُسلم بھائیوں سے کس قسم کا سلوک کرتے ہیں"۔

(ملاپ ۲ر اکتوبر)

احراریوں کی نادانی۔ بلکہ فتنہ انگیزی سے قطع نظر کرتے ہُوئے سوال یہ ہے۔ کہ انتخاب کے معاملہ میں تو مسلمان کا مسلمان کی۔ اور ہندو کا ہندو کی مخالفت میں کھڑا ہونا بالکل معمولی بات ہے۔ مسٹر گابا جس حلقہ سے کھڑے ہُوئے ہیں اسی سے کوئی اور مسلمان بھی کھڑا ہے۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آریہ جن لوگوں کی شُدھی کے اعلانات شائع کرتے رہتے ہیں۔ کیا ان میں سے کسی ایک کو بھی انہوں نے اپنا نمائندہ منتخب کر کے کسی کونسل یا اسمبلی میں بھیجا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو نومسلموں کے متعلق اعتراض کرنے کا انہیں کیا حق ہے۔

دراصل کسی کے مُسلمان ہونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وُہ جو چاہے مسلمانوں سے مطالبہ کرے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کی ہر بات بلا چون وچرا مانتے چلے جائیں۔ جو شخص اس قسم کے خیال سے مسلمان ہوتا ہے۔ خطرہ ہے۔ کہ اسے ٹھوکر لگ جائے۔

عُلماء کا اتحاد

"جمعیۃ العلماء ہند" کے نام سے قائم ہونے والی پارٹی کی حالت جب ناقابلِ برداشت ہو گئی۔ اور عُلماء کہلانے والے گاندھی جی۔ اور کانگرس کے زرخرید غلام بن کر رہ گئے۔ تو جن لوگوں میں خودداری کا کچھ نہ کچھ احساس تھا۔ وُہ الگ ہو گئے۔ اور ۱۹۲۹ء میں ایک اور "جمعیۃ العلماء" بن گئی۔ اس طرح مسلمانوں کی دینی اور دُنیوی راہنمائی کے دعویدار علماء نے آپس میں جنگ وجدال شرُوع کر دیا۔ حال میں جب دہلی والی "جمعیۃ العلماء" کے آرگن "الجمعیۃ" نے یہ اعلان کیا۔ کہ:۔ "علماء ہند کے حلقہ میں کامل اتحاد واتفاق" ہو گیا ہے۔ تو علماء کی حالت پر نظر کرتے ہُوئے حیرت ہُوئی۔ کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ اگر علماء میں اتحاد ہو سکتا۔ تو امتِ مرحومہ کی یہ حالت کیوں ہوتی۔ آخر ہمارا خیال درست نکلا۔ اور مولوی محمد مظہر الدین صاحب ورکنگ سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند کانپور نے یہ راز افشا کر دیا۔ کہ:۔

"یہ فریب اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی مفاد کو تباہ وبرباد کیا جائے۔ نیز دہلوی جمعیۃ کے لئے طاقت حاصل کی جائے۔ جس کا پیہ کانگرس کے مسلک اور حکمت عملی سے بندھا ہُوا ہے"۔

خدا تعالےٰ اس زمانہ کے علماء سے اپنی مخلوق کو بچائے جو اپنے اتحاد کی بنیاد بھی فریب پر رکھتے۔ اور انشقاق کے لئے نئی سے نئی راہ اختیار کرتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب لنڈن پہنچ گئے

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں ۔ حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

عزیز مکرم مرزا ناصر احمد صاحب نے جہاز پر سے ایک خط ہوائی ڈاک کے ذریعہ بھیجا۔ جو مجھے ۲۱ر ستمبر جمعہ کی رات کو مل گیا تھا۔ کہ وہ ہفتہ کے روز لنڈن پہنچ جائیں گے۔ اگر وہ مارسیلز سے تار دیتے۔ تو وہ بھی یہاں جمعہ کی شام کو ہی پہنچتا۔

عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب۔ عزیزم مرزا ظفر احمد صاحب ہمارے نومسلم بھائی مسٹر مبارک احمد فیونگ اور میں ہفتہ کی صبح کو لنڈن سے ڈوور گئے۔ ڈیڑھ بجے وہاں جہاز پہنچا۔ سمندر میں خفیف سا تلاطم تھا۔ بادل اور ہوا کی وجہ سے کچھ سردی بھی تھی۔ اس لئے عزیز مکرم مرزا ناصر احمد صاحب اور عزیزم مرزا سعید احمد صاحب کمرہ کے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ انگلستان کے کنارے پر جب انہوں نے قدم رکھا۔ تو ہم نے خوش آمدید کہا۔ دونوں سے معانقہ اور مصافحہ کیا۔ لمبے سفر کی وجہ سے چہرہ پر معمولی تکان کے آثار تو تھے۔ مگر ویسے ہر طرح سارا سفر نہایت آرام اور خوشی سے گزرا۔ فالحمد للہ علی ذالک بھاری سامان بک کیا ہوا تھا۔ صرف اٹیچی کیس۔ چھتری اور لوٹا ساتھ تھا کسٹم ہاؤس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھے۔ اور کھانے کا آرڈر دے دیا۔ لنڈن کے ریلوے سٹیشن وکٹوریا پہنچے۔ تو بارش ہو رہی تھی سٹیشن پر مکرمی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف اور باقی دوست آئے تھے۔ مکرمی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے گاڑی کو دور سے دیکھتے ہی حضرت اقدس کو تار دے دیا۔ کہ بچے خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ ہم بعد میں ملے۔ دونوں کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ سامان چھتر ایا۔ اور مسٹر عبد اللہ رائٹ کی کار میں بیٹھ کر ہم سوا چار بجے مسجد میں پہنچ گئے۔ وضو کے بعد مسجد میں جاکر دونوں نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

اس کے بعد سب دوستوں کے ساتھ ملکر ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھیں۔ پھر مکان پر آئے۔ سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم نے مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تحریک پر دو مصلے یہاں کے دو نومسلموں کے لئے بطور ہدیہ بھیجے ہیں۔ جو انہیں پہنچائے گئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مسٹر مبارک احمد فیونگ اور مسٹر بلال نٹل مصلے دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ کہ وہ ان مصلوں پر حقیقی رنگ میں رب ودود کی پرستش کریں۔ مادہ پرست مشرقی لوگ مغربی اشیاء پر فریفتہ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ کہ مادیت کے مرکز میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اپنے اخلاص کی وجہ سے تنکے کے بنے ہوئے معمولی مصلوں کو دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں۔ کہ گویا انہیں ایک بادشاہت مل گئی ہے۔

ایک تحفہ ہمیں ایسا آیا۔ کہ جس سے بے انتہا خوشی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں دو نہایت مبارک تقریبیں حال میں ہوئی ہیں۔ اور ان کی شمولیت نہ صرف ایک حقیقی خوشی بلکہ ایک عظیم الشان فخر تھا۔ میری مراد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا منصور احمد صاحب کی شادی سے ہے۔ ہم لوگ جو ظاہری طور پر ان تقریبوں میں شامل نہیں ہو سکے۔ اخبارات میں حالات پڑھ کر ایک حسرت بھرے دل کے ساتھ خوش ہوتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جزا دے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حرم اول کو انہوں نے کمال شفقت اور نوازش سے مجھ جیسے دور افتادوں کو ہزاروں میل کے فاصلہ پر ایک طرح ظاہری رنگ میں بھی شامل فرمالیا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا نکاحوں کے موقعہ پر جو چھوہارے تقسیم کئے گئے تھے۔ ان کا ایک لفافہ بھر کر خاکسار کے لئے اپنے فرزند دلبند کے ہاتھ روانہ فرمادیا۔ جو نہ صرف میں نے کھائے۔ بلکہ تمام دوستوں کو کھلائے۔ اور سب نے ان کے لئے دعائیں کیں۔

اتوار کے روز چائے کے بعد جلسہ کیا گیا جس میں حسب معمول نومسلم بچوں نے تلاوت کی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کا ایک حصہ مسٹر بلال نٹل نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مسٹر مبارک احمد فیونگ نے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ جس کی نقل عام ڈاک میں ارسال کی جارہی ہے۔ اس کے بعد مکرمی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر کی جس میں فرمایا۔ کہ اب خدا کے فضل سے ولایت میں آل مسیح موعود علیہ السلام کے چار ممبر ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اور لنڈن مشن میں اس کی نظیر نہیں۔ اس کے بعد انہیں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چوہدری صاحب کی تقریر نہایت ہی فصیح اور پُر اثر تھی۔

اس کے بعد عزیزم مکرم مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب نے مختصر سی تقریریں کیں۔ اور چند الفاظ میں سب کا شکریہ ادا کیا۔ چونکہ مکرم چوہدری صاحب نے مرزا مظفر احمد صاحب اور مرزا ظفر احمد صاحب کو بھی مخاطب فرمایا تھا۔ اس لئے ان دونوں نے بھی بعد میں چند الفاظ میں کہا۔ کہ وہ نئے آنے والوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ کوشش کرینگے کہ جو نصائح مکرم چوہدری صاحب نے کی ہیں۔ ان پر عمل کریں۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے بھی آخر میں مختصر تقریر کی۔ اور فرمایا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طالب علم ہونے کے لحاظ سے وہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور یہ کہ خدا انہیں مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا کرے۔

میں نے بھی اپنے خیالات اور جذبات کا مختصر پیرایہ میں اظہار کیا۔ مرزا ناصر احمد صاحب کے بچپن۔ حفظ قرآن۔ تعلیم مدرسہ احمدیہ۔ انگریزی تعلیم اور وقف زندگی کے حالات سنائے۔ لاکھوں اور کروڑوں بچے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ایسا بچہ جس کے متعلق خالق دو جہان نے پہلے سے اطلاع دی ہو صدیوں کے بعد دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ انا نبشرک بغلام نافلۃ لک کی پیشگوئی میں سمجھتا ہوں مرزا ناصر احمد صاحب کی ذات میں ہی پوری ہوئی ہے۔ پھر انہیں ایک ایسا امتیاز حاصل ہے۔ جو دوسرے بچوں میں اس رنگ میں نہیں پایا جاتا۔ وہ یہ کہ ان کی تربیت براہ راست ایک ایسی ماں نے کی ہے۔ جو "ام المومنین" ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ زمانہ گزر جائیگا آنے والی نسلیں اسلام کی عظیم الشان فتوحات کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی۔ مشرق و مغرب میں اسلام کا علم بلند ہوگا۔ دنیا اپنے تمام جمال و جلال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی غلام ہوگی۔ لیکن سب کے دل اس حسرت سے پر ہوں گے۔ کہ کاش وہ اس زمانہ کو پاتے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاؤں کی خاک چومتے۔ مگر انہیں یہ عزت نصیب نہ ہو سکے گی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی پرورش اسی آغوش محبت میں ہوئی ہے جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جیسا اولوالعزم خلیفہ پیدا ہوا۔ جو کلمۃ اللہ ہے۔ اور جسے خدا کی رحمت و غیوری نے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ اور جو علوم ظاہری و باطنی سے پر ہے۔ جو فرزند دلبند گرامی ارجمند ہے۔ جو مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء ہے

جس کا نزول بہت مبارک ہے۔ اور جو جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہے۔ نور ہے وہ نور۔ خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے اسے مسوح کیا ہے۔ اس میں خدا نے اپنی روح ڈالی ہے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہے۔ اور جس نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی ہے۔ اور قومیں جس سے برکت پا رہی ہیں۔

انگلستان جتنا بھی فخر کرے تھوڑا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاروں فرزندوں کے فرزند اور درخشندہ گوہر اس وقت ملک میں موجود ہیں۔ اسے خدا ان سب کو مرجع شہاں کر۔ ہادیٔ جہاں بنا۔ اور مہر انور ثابت کر۔ آمین

عیاں کر انکی پیشانی پہ اقبال نہ آوے انکے گھر تک رعب جال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے "میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔" میں احباب سے دردِ دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس خاکسار کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

خاکسار عبدالرحیم ورد

تشریف لے جانا ان کے لئے اور وہاں کی جماعت کے لئے مبارک ثابت ہو۔ خاکسار۔ سید عبدالقادر

یوم التبلیغ کا اصل مطلب اور صحیح استعمال

یوم التبلیغ کے دن میں موضع بیری میں تھا۔ جو قادیان سے قریباً ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ادھر ادھر دیہات سے میں نے اطلاعات منگوائیں۔ اور ان سے اندازہ لگایا۔ کہ قادیان کے گرد و نواح میں چاروں طرف قریباً دس میل تک قادیان کے احمدی بکثرت پھیلے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک قسم کی مشقت اور تکلیف اٹھا کر لوگوں کو تبلیغ حق کر رہے تھے۔

فی نفسہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے۔ اور دل پر ایک گہرا اثر ڈالنے والا واقعہ ہے۔ لیکن اگر یوم التبلیغ کی اصل غرض کو بھلا دیا جائے۔ اور محض نمایش اخلاص تک اس کو محدود رکھا جائے۔ تو یہ ایک دن کا کام بے معنی اور بے نتیجہ ہو جاتا ہے۔ یوم التبلیغ کی اصل غرض یہ نہیں ہے کہ آپ باہر تشریف لے گئے۔ اور سال بھر میں مسلمانوں کو ایک دن تبلیغ کر کے شام کو گھر پہنچ گئے۔ اور تمام سال ان لوگوں کی خبر نہ لی۔ بلکہ اس کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا آپ علاقہ کے راستوں اور دیہاتوں سے واقف ہو جائیں۔ اور عام لوگوں سے ملاقات کر کے مزاج شناسی کا موقع حاصل کریں۔ اور ان امور سے آئندہ فائدہ اٹھائیں دوران سال میں بار بار جب فرصت ہو۔ جمعہ کے دن یا جمعرات کے دن یا کسی فرصت کے وقت ان دیہات میں جائیں۔ اور ان لوگوں کو تبلیغ کریں۔ جن کو آپ نے یوم التبلیغ پر وعظ و نصیحت کی تھی۔ ہمارا اصل معاہدہ تو یہ ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے جس کا ایک مطلب یہ بھی ہے۔ کہ دنیاوی کاموں پر تبلیغ کو مقدم کریں گے۔ جب ہم دنیاوی کام روزانہ کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دینی کام یعنی تبلیغ سال بھر میں صرف ایک دن کر کے پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور سال بھر غفلت میں گذار دیں۔

میں جس گاؤں میں گیا۔ وہاں تین دوستوں نے بیعت کا وعدہ کیا۔ لیکن اگر دوبارہ سہ بارہ اس گاؤں میں نہ جاؤں اور اس بات کو بار بار تازہ نہ کروں۔ تو یہ لوگ غالباً چند دن کے بعد اپنے وعدہ کو بھول جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ میری اس دن کی محنت بھی ضائع ہو جائیگی ہوگی۔

لیکن اگر ماہوار ایک دورہ بھی کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید قوی ہے۔ کہ دو تین کس مہینہ میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ممکن ہے۔ کہ سال کے اندر اندر تمام گاؤں جماعت میں شامل ہو جائے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب یوم التبلیغ مقرر فرمایا تھا۔ تو اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ یہ تو حجاب دور کرنے کے لئے ہے۔ ایک دن کام کرنے سے حجاب دور ہو جائیگا اور لوگوں پر یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ تبلیغ کوئی ایسی مشکل نہیں ہے۔ اور اس کو آئندہ کے لئے کامیابی سے جاری رکھا جا سکتا ہے۔ اگر اس امر پر مداومت نہ کی جائے۔ اور پھر سال بھر میں صرف ایک دفعہ قادیان سے باہر چلا جانا۔ چنداں مفید نہیں ہو سکتا۔

دوسرا امر جو نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ کام نرمی سے کیا جائے۔ اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ مبلغ چونکہ دوسرے شخص کے مقام پر چلکر جاتا ہے۔ اس لئے اخلاقاً اس پر واجب ہے۔ کہ اہل خانہ کا ہر طرح کا احترام کرے۔ اور ایسی حکمت عمل سے کام کرے۔ کہ شکایت کا موقع پیدا نہ ہو۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال

جماعت احمدیہ محمود پور

جماعت احمدیہ محمود پور ضلع کرنال ایک پرانی جماعت ہے جہاں بعض احباب میں کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ الحمد للہ سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کی کوشش سے بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے۔ تمام جماعت کے افراد نے سید صاحب موصوف کو مبارکباد دی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو ترقی دے۔ اور مل کر کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ احباب پوری سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اپنا سالانہ بجٹ پورا کریں۔ اور کسی قسم کی کمی نہ رہنے دیں۔ امید ہے۔ انہیں اس میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(خاکسار۔ خلیل الرحمٰن)

ایک ہر دلعزیز احمدی افسر کی تبدیلی

جناب چودھری نعمت خان صاحب سینئر سب جج بہادر جالندھر شہر سے تبدیل ہو کر گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ ان کو رخصت کرنے کے لئے ہر طبقہ اور ہر مذہب و ملت کے معززین بہ تعداد کثیر سٹیشن پر موجود تھے۔ جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی کے احباب بھی ان میں شامل تھے۔ چودھری صاحب موصوف کی ہر دلعزیزی، خوش خلقی اور سادگی کا زمانہ قائل ہے۔ اس لئے تمام باشندگان شہر و ضلع بلا اختلاف عقائد آپ کی تبدیلی پر افسوس کر رہے ہیں۔ کہ ایسا صاف طینت حاکم ملنا بڑا مشکل ہے۔ جماعت احمدیہ جالندھر شہر کے لئے تو آپ روح رواں تھے۔ انجمن کے پاس کوئی مسجد نہیں ہے۔ چودھری صاحب کی کوٹھی پر نماز پنجگانہ نماز جمعہ و عیدین اور جلسوں وغیرہ کا انتظام تھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت جالندھر شہر کیلئے غیب سے سامان پیدا کرے۔ اور چودھری صاحب کا گوجرانوالہ

اسلام پر اعتراضات کے جواب

اسلام جبر سے نہیں پھیلا

"اسلام کیسے پھیلا" کے عنوان سے آریہ گزٹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس بات کے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور جبراً لوگوں کو مسلمان بنایا گیا۔ اس ضمن میں قرآن مجید کی بعض آیات پیش کی گئی ہیں۔ جن سے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے غلط استدلال کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض آیات تو ایسی ہیں۔ کہ ان کا احکام جنگ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔ لیکن مضمون نگار نے اپنی عربی دانی کا ثبوت دینے کے لئے انہیں بھی اسی ضمن میں درج کر دیا ہے باقی آیات جو پیش کی گئی ہیں۔ ان سے بھی اسلام کے خلاف اس لغو اور بے جا اعتراض کی ہرگز تائید نہیں ہوتی بلکہ اگر غور کیا جائے۔ تو امن و امان کے قیام کے لئے ان میں ایسے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر حکومت کے لئے ضروری ہوتا ہے ؛

اسلام میں جبر نہیں

پیشتر اس کے کہ میں پیشکردہ آیات کی تشریح عرض کروں یہ امر پیش کرتا ہوں۔ کہ کیا اسلام نے مذہب کے معاملہ میں جبر کی اجازت دی ہے۔ اگر اس میں جبر کی تعلیم پائی جاتی ہو۔ تو پھر بے شک یہ اعتراض قابل قبول ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا۔ لیکن اگر اسلامی تعلیم کی رو سے مذہب میں جبر ممنوع ہو۔ تو پھر یہ اعتراض محض لغو اور بے حقیقت ہو گا ؛

قرآن مجید میں صریحاً جبر کے خلاف احکام پائے جاتے ہیں۔ اور متعدد بار اس امر کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ اور دنیا کی تمام صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کے لئے جبر کرنا بالکل منع ہے چنانچہ فرمایا قل یا ایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضلّ فانما یضلّ علیھا وما انا علیکم بوکیل (یونس) کہ اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے۔ پس جو شخص ہدایت کو قبول کرے گا۔ اس کا فائدہ خود اس کے نفس کو ہو گا۔ اور جو غلط راستہ پر چلے گا۔ اس کا وبال اسی پر ہو گا ؛

پھر فرمایا۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف ۴) کہ ان سے کہہ دو اسلام تمہارے رب کی طرف سے ایک حق ہے جو چاہے اس پر ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کر دے ؛

پھر فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ۔ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا واللہ سمیعٌ علیم (بقرہ) کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح ظاہر ہو چکا ہے اب جو شخص گمراہی کو چھوڑ کر خدا پر ایمان لائے گا۔ وہ گویا ایک مضبوط کڑے کو پکڑے گا۔ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اس قرآنی آیت کی تشریح اور شان نزول حدیث میں یوں بیان ہے۔ فلما اجلیت بنو النضیر کان فیھم من ابناء الانصار فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل اللہ تعالیٰ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (ابو داود کتاب الجہاد) کہ جب بنو نضیر (یہودی قبیلہ) مدینہ سے جلاوطن کئے گئے۔ تو ان میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے۔ انصار نے ان کو روکنا چاہا۔ اور کہا کہ ہم اپنی اولاد کو یہود کے ساتھ نہ جانے دیں گے۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔ کہ دین کے معاملہ میں جبر نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے ماتحت انصار کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں مذہب کے معاملہ میں جبر کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ اسلام کی رو سے دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اسلام نے دین کے معاملہ کو ہر شخص کے ضمیر پر چھوڑ دیا ہے۔ اور کلی اختیار دیا ہے۔ کہ جس مذہب کو کوئی شخص اپنے لئے پسند کرے۔ اختیار کرے۔ اب کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایسی واضح اور بین تعلیم کے ہوتے ہوئے جو دن رات لوگوں کو سنائی جاتی تھی۔ اور اس کے قبول کرنے کی کفار کو دعوت دی جاتی تھی۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام لوگوں کو بزور شمشیر مسلمان بناتے۔ کیا اس صورت میں کفار یہ اعتراض نہ کرتے۔ کہ تم اپنے خدا کا کلام تو جبر کے خلاف سناتے ہو۔ اور خود جبر کرتے ہو۔ تاریخ اس کی گواہ ہے۔ کہ وہ کفار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل پر معترض ہوتے تھے۔ اور مسلمانوں کی کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جو ان کے نزدیک قابل اعتراض نہ ہو۔ انہوں نے مذہب میں جبر کرنے کا ذکر کبھی نہ کیا ؛

مسلمان اور جنگ

اسلام کی اس بین اور واضح تعلیم کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اسلام کی یہ تعلیم تھی۔ تو پھر ان جنگوں کی کیا وجوہات تھیں۔ جو مسلمان اور کفار عرب کے درمیان ہوئیں۔ اس کا جواب قرآن مجید حدیث اور واقعات سے یہ ملتا ہے۔ کہ ابتدائی زمانہ میں یہ سب لڑائیاں دفاعی اور خود حفاظتی کی خاطر تھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس وقت ان کو اختیار کیا۔ جبکہ قریش مکہ اور ان کی انگیخت پر دوسرے قبائل عرب کی معاندانہ کارروائیاں اس حد تک پہنچ چکی تھیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا خاموش رہنا اور اپنی حفاظت کے لئے ہاتھ نہ اٹھانا خود کشی کے ہم معنے تھا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں امن اور صلح کے قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ایک ایسے مذہب کے بانی تھے۔ جس کا نام ہی اسلام یعنے صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ اس لئے آپ کی دلی خواہش اور تمنا تھی۔ کہ امن اور صلح کا دور دورہ رہے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کا واقعہ اس امر پر شاہد ہے۔ باوجودیکہ کفار کی جانب سے ایسی شرائط پیش کی گئی تھیں۔ جو مسلمانوں کے لئے بہت سخت تھیں اور مسلمان ان کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض صلح اور امن کے قیام کی خاطر ان کو قبول کر لیا۔ اور مسلمانوں کو بھی یہ حکم فرمایا۔ کہ وہ مطمئن ہو جائیں اللہ تعالےٰ اس میں بہتری کے سامان پیدا کر دے گا ؛

کفار کے مظالم

کفار عرب کا نصب العین یہ تھا کہ جس طرح ہو سکے اسلام کو ملیا میٹ کیا جائے۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر وقت شمشیر بکف رہتے تھے۔ اور مسلمانوں کے نابود کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایک منظم کوشش کی۔ کہ اسلام کو صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا جائے اسی حالت میں مسلمانوں نے دفاعی طور پر ان کا مقابلہ کیا۔ مکہ کی زندگی میں کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ایذا پہنچانا شروع کیا۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم کئے۔ انہی مظالم سے بعض مسلمان شہید بھی ہوئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی۔ اس کے بعد جب مسلمان ان مظالم سے بے حد تنگ آ گئے۔ اور انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنی چاہی۔ تو کفار اس میں بھی مزاحم ہوئے۔ حبشہ تک ان کا تعاقب کیا۔ اور بادشاہ کے دربار میں جا کر کہا۔ کہ یہ ہمارے غلام ہیں۔ جو بھاگ آئے ہیں۔ انہیں واپس کر دو۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں تمام مسلمانوں کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور ان کو ایک محلہ میں محصور کر دیا آخر یہ فیصلہ کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا محاصرہ

کر گئے آپ کو قتل کر دیا جائے۔ آپ کو جب اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خدا کے حکم کے مطابق مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت اختیار کی۔ اس پر کفار نے انعام مقرر کیا۔ کہ جو شخص حضور علیہ السلام کو زندہ یا قتل کر کے لائے گا۔ اس کو سو سرخ اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں کسقدر کینہ اور بغض بھرا ہوا تھا۔ آخر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے۔ تو بھی کفار کی عداوت ختم نہ ہوئی۔ اور دو سو میل کے فاصلہ پر انہوں نے مدینہ میں ایک تہدیدی خط بھیجا جس میں لکھا۔ انکم اٰویتم صاحبنا وانا نقسم باللّٰہ لتقاتلنہ او لتخرجنہ او لنسیرن الیکم باجمعنا حتیٰ نقتل مقاتلتکم و نستبیح نساءکم (ابو داؤد) اے مدینہ والو تم نے ہمارے آدمی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ کہ یا تو تم اس سے جنگ کرو۔ یا اپنے ملک سے نکالدو۔ ورنہ ہم سب تم پر حملہ آور ہوں گے۔ تمہارے مردوں کو قتل کریں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کرلیں گے۔

مسلمانوں کی حالت

اس تہدیدی خط سے جو تشویش مسلمانوں میں پیدا ہوئی۔ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اہل مدینہ نے ہمت اور حوصلہ سے کام لیا اس پر کفار مکہ نے دوسرے قبائل عرب کے ہاں جاکر انہیں مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اور ان کی انگیخت پر کئی قبائل مسلمانوں کے جانی دشمن بن گئے۔ اور مدینہ کا یہ حال ہو گیا۔ کہ گویا اس کے ہر طرف آگ ہی آگ ہے۔ چنانچہ اس خطرناک حالت کے متعلق آتا ہے۔ کہ لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ واوتھم الانصار رمتھم العرب من قوس واحدۃ فکانوا لا یبیتون الا بالسلاح ولا یصبحون الا فیہ وقالوا اترون انا نعیش حتیٰ نبیت اٰمنین لا نخاف الا اللّٰہ (طبرانی) کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مدینہ میں تشریف لائے۔ اور انصار نے انہیں پناہ دی۔ تو تمام کا تمام عرب ان کے خلاف ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی ان ایام میں یہ حالت تھی۔ کہ بوجہ خوف کے رات دن ہر وقت ہتھیار بند رہتے۔ اور آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے۔ کہ ہمیں وہ زمانہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ کہ جب امن ہوگا۔ اور خدا کے سوا اور کسی کا ڈر نہ ہوگا۔

پس ایسے نازک وقت میں جس سے زیادہ نازک مسلمانوں پر کبھی نہیں آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو اسے کون ناروا قرار دے سکتا ہے۔ ان حالات میں ابتدائی جنگیں شروع ہوئیں۔ اور مسلمانوں نے مظلومیت کی حالت میں اسوقت جبکہ جنگ کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ مجبوراً دفاعی طور پر اسے اختیار کیا۔ ورنہ ان کی تعداد جمعیت اور طاقت ایسی تھی۔ کہ وہ خود جنگ سے گریز کرتے تھے۔

پیشکردہ آیات کی تشریح

اس کے بعد میں ان آیات کا مطلب بیان کرتا ہوں۔ جو جناب آریہ گزٹ نے اسلام میں جبر کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔

سورۃ مائدہ کی آیت

پہلی آیت سورہ مائدہ سے یہ پیش کی گئی ہے لئن اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی الآیہ اس کے متعلق مضمون نگار نے بیان کیا ہے۔ یہ راقم کا خیال ہے۔ کہ یہاں رسولوں کے رسول یعنے محمد صلعم پر ایمان لانا ہے۔ حالانکہ اس میں بنی اسرائیل کے ایک واقعہ کا ذکر ہے چنانچہ شروع آیت یہ ہے ولقد اخذ اللّٰہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنی عشر نقیباً وقال اللّٰہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ الآیہ کہ بنی اسرائیل کو خدا نے کہا تھا۔ کہ اگر تم عبادت کروگے۔ اور میرے رسولوں کی امداد کروگے۔ اور ان پر ایمان لاؤ گے۔ تو تمہارے گناہ معاف ہونگے اور جو اس پر عمل نہ کریگا۔ وہ گمراہی میں ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔ مضمون نویس کی اس پیشکردہ آیت کو اسلامی جنگوں سے کیا تعلق ہے

سورۃ احزاب کی آیت

دوسری آیت سورۃ احزاب سے یہ پیش کی گئی ہے۔ ان اللّٰہ لعن الکافرین واعد لھم سعیراً خالدین فیھا ابداً لا یجدون ولیاً ولا نصیراً یوم تقلب وجوھھم فی النار الآیہ مگر اسکا بھی مضمون زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں منکرین رسالت کا انجام بتایا گیا ہے۔ قیامت کے دن ان کو عذاب ہوگا کہ کیوں انہوں نے خدا کے فرستادہ کا انکار کیا۔

سورۃ محمدؐ کی آیت

تیسری آیت سورۃ محمدؐ سے یہ پیش کی ہے۔ فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتیٰ اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما مناً بعد واما فداءً حتیٰ تضع الحرب اوزارھا مضمون نگار کے مضمون میں صرف ایک آیت ایسی ہے جو جنگ سے تعلق رکھتی ہے لیکن مضمون زیر بحث سے اس کا بھی کوئی تعلق ثابت نہیں۔ کیونکہ اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کفار کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنایا جائے۔ بلکہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں مسلمانوں نے کفار سے دفاعی طور پر انتہائی مجبوری کی حالت میں جنگ کی۔ تو اس کے متعلق بتایا ہے۔ اے مسلمانو جب کفار سے تمہاری جنگ ہو۔ تو ان لوگوں کو جو تمہیں قتل کرتے ہیں۔ قتل کرو۔ اور قیدی پکڑ لو۔ پھر اگر اصلاح کی امید ہو۔ اور حالات مناسب ہوں۔ تو ان قیدیوں کو احسان کے طور پر چھوڑ دو۔ یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔

پس یہ آیت جنگی قیدیوں کے متعلق ہے۔ کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ اگر اسلام کی جبری اشاعت جائز ہوتی۔ تو چاہیئے تھا کہ اس میں بیان کیا جاتا۔ کہ قیدیوں کو تب چھوڑو جب وہ مسلمان ہو جائیں لیکن اس کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ قیدیوں کو احسان اور بدلہ دونوں طریق سے رہا کرنے کا ذکر ہے۔ جس سے اس بات کی تردید ہوتی ہے۔ کہ اسلام جبر سے پھیلا۔ سب سے زیادہ جبر قیدی پر ہو سکتا ہے اسلام جب ان پر بھی جبر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو دوسروں پر کب دے سکتا ہے۔ رہا جنگ کی حالت میں فریق مخالف کو قتل کرنا یا قید کرنا۔ یہ کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ دنیا کی کونسی حکومت ہے جو اس پر عمل نہیں کرتی۔ بلکہ اسلام کا یہ ایک احسان ہے۔ کہ اس نے اس جنگی ضابطہ میں بھی نرمی اور احسان کے عنصر کو نمایاں رکھا ہے اور کسی پر بھی جرم سے زیادہ سزا نہیں رکھی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیرٌ للصابرین (نحل ۱۶) کہ اے مسلمانو اگر تم کفار سے انتقام لینا چاہو۔ تو تمہاری سختی انکی سختی سے تجاوز نہ کرے۔ اور اگر صبر کرو۔ تو یہ بہت بہتر ہے

سورۃ محمدؐ کی آیات

اس کے بعد سورۃ محمد سے یہ تین مقامات پیش کئے گئے ہیں۔ والذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ فلن یضل اعمالھم کہ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں مارے گئے۔ اللہ ان کے اعمال ضائع نہ کریگا اور آخرت میں ان کو بدلہ دیگا۔ اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

(۲) الذین اٰمنوا ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم ویثبت اقدامکم والذین کفروا فتعساً لھم واضل اعمالھم کہ وہ لوگ جو خدا کے دین کی امداد کرتے ہیں۔ خدا ان کی مدد کرے گا۔ اور کفار کو ہلاک کرے گا۔ (۳) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدیٰ لن یضروا اللّٰہ شیئاً وسیحبط اعمالھم یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول الآیہ کہ وہ لوگ جو رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہدایت سے دور ہیں۔ وہ خسارہ میں ہیں۔ اور رسول کو کوئی ضرر نہیں دے سکتے۔ اور مسلمانو کو یہ تاکید کی ہے۔ کہ وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں۔ اور کفار کے مقابلہ میں سست نہ ہوں۔ اور کمزوری کی وجہ سے صلح کے درپے نہ ہوں۔ وہ یقیناً غالب ہوں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان سب آیات سے مضمون زیر بحث کو کوئی لگاؤ۔ اور تعلق نہیں ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کیلئے جو کفار کے مقابلہ میں مظلومیت کی حالت میں اور اپنے مذہب کے بچاؤ میں مارے گئے۔ ان پر انعام کرنے کا ذکر کرتا ہے۔ اور کفار کی ناکامی اور مسلمانوں کے غلبہ کا وعدہ فرماتا ہوا مسلمانو کو یہ تاکید کرتا ہے۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی پوری پوری اطاعت کریں۔ اسلام کا جبری طور پر پھیلنا ان میں کہیں مذکور نہیں۔

سورۃ فتح کی آیت

ایک آیت سورۃ الفتح کی یہ پیش کی گئی ہے۔ انا ارسلناک شاھداً

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی بے جا مخالفت

مجھے اخبارات میں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے آج کل جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہونے پر اعتراض کر رہے اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ چونکہ مسلمان احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اس لئے چوہدری صاحب کو کونسل کا ممبر نہ بنایا جائے۔

یہ پراپیگنڈا ہر ایک سمجھدار مسلمان کے نزدیک لغو اور بے بنیاد ہے۔ گورنمنٹ کے ضابطہ وقانون میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی وحدانیت کا قائل ہو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے۔ اس کو مسلمان سمجھنا چاہئیے۔ اس لحاظ سے جناب چوہدری صاحب دائرہ اسلام کے اندر ہیں اور لفظ مسلمان کی مسلمہ تعریف ان پر صادق آتی ہے۔ رہا یہ سوال کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے یا نہیں۔ یہ ایک دوراز کار بات ہے۔ جس کا گورنمنٹ سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اگر گورنمنٹ وہ معنی لے جو عام مولوی ملّا لوگ مسلمان کے لیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کوئی ایک شخص بھی مسلمان ثابت نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جو سوائے اپنے کسی دوسرے کو مسلمان سمجھتا ہو۔ مسلمانوں کا ہر ایک فرقہ یہی سمجھتا ہے کہ وہی مسلمان ہے۔ اور باقی سب کے سب کافر ہیں۔ میں حیران ہوں کہ مسلمان قوم جو کسی زمانہ میں استنے عروج پر تھی۔ اور دنیاوی علوم میں بھی دوسری قوموں کی استاد کہلاتی تھی۔ اب اسے سیاسیات ہند کے ایک معمولی سے مسئلہ کی کیوں سمجھ نہیں آتی۔ مسلمانوں کو جاننا چاہئیے کہ ان کا خواہ کوئی بھی فرقہ ہو۔ اور خواہ ایک دوسرے کو کافر ہی کیوں نہ سمجھتا ہو سیاسی وقومی لحاظ سے سب مسلمان ہیں۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جب غیر قومیں مسلمانوں پر کسی رنگ میں حملہ کرتی ہیں تو وہ فرقوں کا لحاظ نہیں کرتیں وہ یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ احمدی کون ہے اور غیر احمدی کون سنّی کون ہے اور شیعہ کون۔ وہ تو مسلمانوں کو من حیث القوم نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں کا سیاسی مفاد ایک ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ ہندو باوجود شدید مذہبی اختلاف کے سیاسی معاملات میں ایک ہو جاتے ہیں۔ اور جو آواز مہا سبھا اور گاندھی جی کی طرف سے اٹھتی ہے۔ پشاور سے لے کر راس کماری تک کے سب ہندو اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ کل مسلمان ایک ہی خدا پر ایمان لاتے ہیں اور ایک ہی رسول کی امت اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ پھر بھی سیاسی معاملات میں ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس قسم کے مسلمانوں سے جو چوہدری صاحب کی تقرری پر معترض ہیں۔ کوئی پوچھے وہ کونسا مذہبی کام ہے۔ جو چوہدری صاحب وائسرائے کی کونسل میں بیٹھ کر کریں گے۔ وہ تو گورنمنٹ کی دفتری حکومت کا کام ہے۔ اس جگہ جو شخص بھی کام کرے گا اسے گورنمنٹ کی مسلمہ پالیسی کے ماتحت کام کرنا ہوگا۔ گورنمنٹ کی دفتری حکومت اس طرز پر قائم ہوئی ہے کہ وہاں جو معاملہ بھی پیش آتا ہے کسی مقررہ قاعدہ کے مطابق ہوتا ہے۔ شاید معترض صاحبان کے ذہن میں وائسرائے کی کونسل کی ممبری کسی ریاست کی مطلق العنان حکومت ہے وہ خیال کرتے ہونگے۔ کہ آنریبل ممبر جو چاہے کر سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ان حالات میں ایسا کونسا کام ہے۔ جس میں چوہدری صاحب احمدیوں کو خاص فائدہ اور غیر احمدیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ چوہدری صاحب کے تمام دوست جو ان کی طبیعت سے واقف ہیں۔ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ وہ ایک بلند کیرکٹر کے انسان ہیں۔ اور اصول کے نہایت پابند۔

اس کے علاوہ سب سے ضروری بات اس معاملہ میں یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کسی شخص کو کوئی عہدہ اس کے فرقہ کو خوش کرنے کی نیت سے نہیں دیتی۔ بلکہ اس لئے دیتی ہے۔ کہ اس شخص میں اس کے حاصل کرنے کی ذاتی قابلیت ہوتی ہے۔ سو گورنمنٹ اگر چوہدری صاحب کو یہ عہدہ دے گی۔ تو احمدیوں کے خوش کرنے کے واسطے نہیں بلکہ اس لئے دے گی۔ کہ چوہدری صاحب اس عہدہ پر فائز ہونے کے واسطے ہر طرح موزوں ہیں۔ اور ان میں اس کام کو سنبھالنے کی قابلیت ہے۔ رہا چوہدری صاحب کی قابلیت کا سوال سو اس کی بابت یہ عرض ہے کہ چوہدری صاحب کی قابلیت دوست دشمن نے بھی تسلیم کی ہے لاہور ہائی کورٹ میں چوہدری صاحب ایک مسلّمہ قابلیت کے وکیل ہیں۔ ان کی کونسل اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی تقریروں نے ولایت تک تہلکہ مچایا ہوا ہے۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے کام میں آپ نے ایسی قابلیت کا ثبوت دیا۔ کہ جو ان کے ہمعصروں سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ چوہدری صاحب کی قابلیت کی تعریف خود وزیر ہند نے کی اور ان الفاظ میں مبارکباد دی۔ کہ انہوں نے ہندوستان کا کیس نہایت قابلیت سے پیش کیا ہے۔ اور یہ کہ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ اس کے علاوہ سمجھدار اور ذمہ دار مسلمان اصحاب بھی چوہدری صاحب کو اس عہدہ کے واسطے موزوں سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں اگر چوہدری صاحب وائسرائے کی کونسل کے ممبر مقرر ہوں۔ تو یہی کہنا پڑے گا۔ کہ حق بحق دار رسید۔

شیخ ضیاء الدین احمد بی اے۔ ایل ایل بی وکیل انبالہ

مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اجلاس

۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ئہ کو ہوگا

۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع بمقام برہمن بڑیہ قرار پایا ہے۔ یہ اجتماع نہایت شان وشوکت سے ہونے والا ہے۔ آخری تاریخ زنانہ اجتماع کے واسطے مقرر ہے بنگال کے ہر حصہ سے مشہور احمدی اشخاص جلسے میں شامل ہونگے۔ ڈھاکہ ڈویژن کے ایجوکیشنل انسپکٹر الحاج خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان صاحب چودھری مردانہ اجلاس کی صدارت کریں گے۔

اس اجتماع میں مذہبی امور اور دنیا کی موجودہ مشکلات کے حل کے متعلق لیکچر ہونگے۔ پس ہر ایک طالب حق بھائی مع اپنے متعلقین کے اس اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

خاکسار۔ غلام صمدانی امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ

دفتر محاسب کے متعلق
ایک شکایت کی تحقیقات کا نتیجہ

چند روز ہوئے ایک دوست کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ شکایت کی گئی۔ کہ انہوں نے دفتر محاسب میں جا کر جب ایک ادا شدہ رقم کی شنی رسید کا مطالبہ کیا۔ تو دفتر محاسب کے متعلقہ کارکن نے ان کا مطالبہ بھی پورا نہ کیا۔ اور ان سے ہتک آمیز سلوک بھی کیا۔ یعنی بقول ان کے یہ کہا کہ "دفتر سے نکل جاؤ۔ ہم تمہارے غلام نہیں ہیں" اس شکائت کے متعلق میری تحقیقات جو ہے۔ اسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت شائع کرتا ہوں۔

میری تحقیق اس بارے میں یہ ہے۔ کہ شکائت کنندہ دوست کے اپنے گواہوں کے بیانات سے یہ امر ثابت نہیں ہوا۔ کہ "دفتر سے نکل جاؤ" کا فقرہ کہا گیا۔ البتہ چونکہ ان کا مطالبہ قواعد کے خلاف تھا۔ اس لئے شنی رسید ان کو نہیں دی گئی اسی بحث و تمحیص میں کہ کیوں شنی رسید نہیں دی جاتی۔ اور کیوں ایسا قاعدہ نہیں ہے۔ شکائت کنندہ دوست نے یہ بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ کے دفاتر میں شنی رسید دی جاتی ہے۔ اس پر محاسب صاحب سول اکونٹ کوڈ کی کتاب دیکھنے لگ گئے اور شکائت کنندہ دوست وہاں سے دوسرے دفتر میں چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد محاسب صاحب کو سول اکونٹ کوڈ سے ایک حوالہ مل گیا۔ جو اس دوست کی تائید میں نہ تھا بلکہ ان کے مطالبہ کے خلاف تھا۔ محاسب صاحب نے کارکن متعلقہ کو کہا۔ کہ انہیں جا کر بلا لاؤ۔ تاکہ وہ حوالہ دیکھ لیں۔ کارکن متعلقہ اپنے افسر کے حکم کے ماتحت ان کے پاس دوسرے دفتر میں گیا۔ اور ان سے جا کر کہا۔ کہ آپ دفتر میں تشریف لا کر حوالہ دیکھ لیں۔ شکائت کنندہ دوست نے شدت کے ساتھ کہا۔ کہ مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں لا کر دکھا دو۔ اس کے جواب میں کارکن متعلقہ نے کہا۔ کہ "ہم لوگ سلسلہ کے کارکن ہیں۔ آپ کے غلام نہیں ہیں"

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ کارکن کا یہ جواب نامناسب تھا۔ اور جواب کے الفاظ محتاط نہیں تھے۔ اور اس بارے میں ان کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ آئندہ زیادہ محتاط رہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ شکایت کنندہ دوست کا مطالبہ بھی ناجائز تھا۔ یعنی جب شنی رسید کا دیا جانا۔ صدر انجمن احمدیہ

الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا
خریداری کے آرڈر جلد بھیجیں

آپ کو معلوم ہے۔ کہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہندوستان میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسے ہوں گے۔ جس میں تمام فرقہائے اسلامی کے محبان رسول مقبول حصہ لیں گے۔ اس مبارک تقریب پر حسب معمول الفضل کا خاتم النبیین نمبر نہایت شان سے نکلیگا۔ جس میں فضلاء و ادباء و علماء اسلام و سلسلہ احمدیہ و دیگر مذاہب سے حاصل کردہ مضامین سیرۃ نبویہ کے متعلق درج ہوں گے۔ شاعران ذی کمال کی عقیدت بھری نظمیں ہوں گی۔ اور ذی علم خواتین بھی اس میں حصہ لیں گی۔ انشاء اللہ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ۔ ٹائٹل سب خوشنما اور دلکش ہوگا۔ نیز اس دفعہ یہ اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ خاص نمبر میں وہی مضامین ہوں۔ جو سیرۃ النبی کے جلسوں کے لئے مقرر ہیں۔ یعنی (۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ (۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کسطرح ادا فرمایا اور قیمت صرف ۲ رکھی جائے گی۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب کرام منگوا سکیں۔ محصول ڈاک یا دی پی بذمہ خریدار۔ ہندوستان کے اندر کے لئے فی پرچہ دو پیسے اور باہر کے لئے ڈیڑھ آنہ فی پرچہ علاوہ قیمت کے آنا چاہیئے۔ اسے بھول نہ جائیں۔ ورنہ مرسلہ ٹکٹوں یا منی آرڈر سے یہ خرچ وضع کر لیا جائیگا۔

آپ مہربانی فرما کر اپنے احباب و حلقہ اثر میں کوشش کر کے خریداران کا اندازہ لگائیں۔ اور اس کے مطابق مطلوبہ تعداد کا آرڈر ہمیں بواپسی ڈاک دے دیں۔ تاکہ ہم آپ کو خاتم النبیین نمبر تیار ہوتے ہی بذریعہ وی پی بھیج سکیں۔ اگر مطلوبہ تعداد کے حساب سے منی آرڈر کے ذریعے روپیہ بھیج دیں۔ کم تعداد ہو۔ تو ٹکٹ بھیج دیں۔ تو طرفین کو سہولت رہے گی چونکہ اس نمبر کی اشاعت محض ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ جو مخالفین اسلام اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے بارے میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور ہم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل مقام لوگوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے قطعاً مالی فائدہ مقصود نہیں۔ اور نہ گذشتہ چھ سات سال میں ہم نے کوئی فائدہ اٹھایا ہے۔ بلکہ اپنی گرہ سے روپیہ لگایا ہے۔ پس ہمارے احباب بھی اس نمبر کی توسیع اشاعت اور اسے بیگانے بیگانوں تک پہنچانے کے لئے اسی سپرٹ میں کام کر کے ثواب جزیل حاصل کریں۔ کوئی الگ کمیشن نہیں دیا جاسکے گا

اخیر میں عرض ہے۔ کہ اکثر احباب آخری وقت پر آرڈر بھیجتے ہیں۔ اس طرح فریقین نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ ۱۰ نومبر تک معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ آپ کو کتنے پرچے مطلوب ہیں۔ تاکہ اس تعداد کے مطابق اخبار چھپوایا جائے بعد میں زیادہ چھپوایا نہیں جاسکتا۔ اگر زیادہ چھپوا لیا جائے تو پھر پڑا رہتا ہے۔

احباب کی یاد دہانی کے لئے اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند الفاظ درج کرتا ہوں۔ جو حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمائے تھے۔

"خاتم النبیین نمبر شائع ہوتا ہے میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے علاقوں میں اس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرنے کی کوشش کریں۔ تا اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار ہی شائع ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ کہ ریویو دس ہزار چھپے۔ کیا ہماری جماعت میں اتنی بھی غیرت نہیں۔ کہ اس خواہش کو سال کے ایک پرچہ کے متعلق ہی پورا کر سکے۔

لاہور میں ہزار دو ہزار پرچہ کا لگ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر سو دو سو النیٹر بھی ایسے ہو جائیں۔ ایسا ہی کلکتہ۔ مدراس لکھنؤ۔ دہلی اور دوسرے شہروں میں اگر کوشش کی جائے۔ تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔

ہر ایک جماعت کا ہر فرد اس کے لئے کوشش کرے جہاں سو افراد کی جماعت ہو۔ وہاں ہزار۔ جہاں دو سو ہو۔ وہاں دو ہزار۔ غرض جتنے ممکن ہوں پرچے فروخت کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت بڑی تعداد میں اس کی اشاعت ہو سکتی ہے"

اس پرچہ کا بہت بڑی تعداد میں نکل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ضرورت صرف ارادہ و انتظام کی ہے۔

آپ کا جواب زیادہ سے زیادہ ۱۰ نومبر تک مل جانا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم فرمائش کی تعمیل بمشکل کر سکیں گے وجہ یہ کہ یہاں اتنا سامان طبع مہیا نہیں۔

نیز آپ اپنے شہر یا قصبہ کے تاجروں اور کاریگروں کو تحریک فرمائیں۔ کہ وہ اس نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں اور اپنے ہنر یا اپنی دوائی یا چیز کی اشاعت کریں۔ اجرت نہایت معمولی رکھی ہے۔

صفحہ ½ صفحہ کالم ½ کالم ¼ کالم

۱۵ روپے ۸½ روپے چھ روپے ۳½ روپے سوا دو روپیہ دو روپے

اجرت پیشگی لی جائے گی۔ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اکسیر خنازیر

چونکہ اس میں گردن کے غدود متورم ہو کر مالا کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسے عرف عام میں ہجیراں یا کنٹھ مالا کہتے ہیں۔ اس میں اگرچہ جسم کے تمام غدود کم و بیش متورم ہو کر پھول جایا کرتے ہیں۔ مگر عموماً گردن اور سینے کے غدود متورم ہو کر گردن بیڈول ہو جاتی ہے۔ بالآخر غدود پھٹ کر مواد بہنے لگتا ہے۔ مریض کمزور رہا ضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی خفیف بخار ہو جاتا ہے اگر مریض جوان ہو۔ اور مرض دیرینہ ہو جائے۔ تو اس کے ساتھ ہی مرض سل آ موجود ہوتا ہے بفضلہ تعالیٰ ہم نے اس کا یقینی علاج دریافت کر لیا ہے۔ جس کے دو ایک ہفتہ ہی کے استعمال سے مرض دفع ہونے لگتا ہے۔ ایک عرصہ تک لگاتار استعمال سے برسوں کا بیمار بھلا چنگا ہو جاتا ہے گلٹیاں خواہ بہ رہی ہوں یا ابھی سخت حالت ہی میں ہوں۔ صرف اندرونی علاج ہی سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اور مرض کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں خارش ہر قسم کیلئے اکسیر ہے۔ نیز پھوڑے پھنسی۔ ہر قسم جو خرابی خون سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بواسیر خشک جس میں خون وغیرہ تو نہیں آتا۔ ہاں خارش۔ جلن۔ ریاح وغیرہ دق کر دیتی ہیں۔ وہ بھی اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں غرضیکہ اکسیر خنازیر اعلیٰ درجہ کی مصفی خون۔ مقوی معدہ۔ مقوی اعصاب ہے۔ بچہ بوڑھا۔ عورت مرد ہر حالت اور ہر عمر کے لئے یکساں مفید ہے لطف یہ کہ کوئی جزو اس کا کسی مذہب کے لئے ممنوع نہیں نیز داد۔ لوط۔ چنبل وغیرہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ قیمت مکمل علاج صہ معہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم محمد شریف موضع عمروالہ ڈاکخانہ سروالی براستہ بٹالہ پنجاب

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل یا اسکیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کیلئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس الدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف نوٹ۔ ہمارے دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔ آپ نے پہلے بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ اس دواخانہ میں تمام ادویات صحیح اور بکمال اجزا اور پوری احتیاط سے تیار کی جاتی ہیں۔ میں نے ایسی وصف اور اطبا میں نہیں دیکھی۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

فروخت زمین

چند قطعات اراضی سکنی جو میری ملکیت ہیں نہایت عمدہ موقع پر برائے فروخت محلہ دارالبرکات اور ریلوے سٹیشن کے قرب میں واقع ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت فرمائیں۔ کرنل اوصاف علی خاں سی۔ آئی۔ ای۔ ریاست مالیر کوٹلہ

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دارالفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں۔ آئندہ کیلئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان معہ منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھکر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

دوا کیجئے دعا کیجئے

صحت و دولت ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ انجکشن کے برے اثرات اور اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ کوئی مرض ہو کیفیت پوری لکھیے شافی خدا ہے۔ امراض مستورات اور امراض مخصوصہ مرداں کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض میں ہومیوپیتھک ادویات بلا تکرار دیا بہت جلد کام کرتی ہیں۔ بواسیر خونی یا بادی عہ کنٹھ مالا یا گنٹھیا عہ ناسور عہ پرسوت یا باؤ گولہ عہ یرقان عہ تلی یا سیلان الرحم یا ذیابیطس کے لئے سفید داغ صہ مرض کھانسی عہ دق عہ جریان عہ منجن دندان فی ڈبیہ عہ مقوی باہ فی اونس یا محصولڈاک علاوہ۔ **ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چنیوٹ گڈھ میوا رڈ**

اکسیر سہل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف ۱۲؍

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے اور اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واردھا سے ۷ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ کانگریس اور مالویہ گروپ میں سمجھوتہ کی آخری کوششیں ناکام رہی ہیں پنڈت مالویہ کو گاندھی جی نے واردھا بلا بھیجا تھا۔ مگر وہ وہاں نہیں پہنچے۔ مالویہ گروپ کی طرف سے جو نئی شرائط گاندھی جی کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔ وہ انہوں نے منظور نہیں کیں۔

ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے صوبہ پنجاب کے مختلف سرکاری محکمہ جات میں لاہور سے ۷ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق یہ ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ جب تک جملہ محکمہ جات میں مسلمان ملازمین کی تعداد چالیس فی صدی نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک کسی ہندو کو ملازم نہ رکھا جائے۔

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے میلن سے ۶ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ ہم نے آسٹریا کی آزادی کو بحال رکھنے کے لئے ڈھال کا کام دیا ہے۔ اور اب بھی اس کی آزادی سلب نہیں ہونے دیں گے۔ اور اگر بحالی امن کا رشتہ انصاف سے قائم رہا۔ تو ہم اپنی بندوقیں زیتون کے درختوں سے لٹکا دیں گے۔ لیکن اگر یورپ میں امن بحال نہ کیا جا سکا۔ تو ہم بندوقوں کے آگے کرچیں لگا کر نئی فتوحات کے لئے افواج کو مارچ کرنے کا حکم دیں گے۔

سپین کے متعلق لنڈن سے ۷ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں خانہ جنگی بہت زوروں پر ہے۔ کیٹلن گورنمنٹ کے تمام ممبر وزیر داخلہ کے سوا گرفتار کر لئے گئے ہیں باغی جرنیل بیٹیٹ نے سرکاری افواج کو محل سے نکلنے کو کہا اور جب انہوں نے اسے تسلیم نہ کیا۔ تو ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ دو جرنیل دو میجر ایک کپتان اور پچاس اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ سپین کے طول و عرض میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

سر سکندر حیات خاں شملہ سے ۷ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق چار ماہ کی رخصت کے بعد یورپ سے واپس آگئے ہیں۔ اور اپنے پرانے عہدہ (ریونیو ممبر) کا چارج لے لیا ہے۔

رنگون سے ۷ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق برما کی ایک شمالی ریاست شان کے ریونیو منسٹر اور دیگر ریاستی افسروں نے وہاں کے باشندوں کے نام نوٹس جاری کیا تھا۔ کہ وہ ہندوستانیوں کا بائیکاٹ کر دیں۔ ہندوستانیوں نے اس معاملہ کے متعلق وہاں کے حکمران کو عرضداشت بھیجی جس نے تحقیق کے بعد وزیر مذکور کو ریاست کی حدود سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ اور باقی ریاستی افسروں کو سو روپیہ تک جرمانہ کی سزائیں دیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کے متعلق لنڈن سے ۵ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان کی صحت اب اچھی ہے۔ اور انہیں رخصتوں سے بہت فائدہ ہوا ہے۔

کلکتہ سے ۶ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے پانچ لیبر لیڈروں پر اس بناء پر فرد جرم عائد کی ہے۔ کہ انہوں نے ۲۹ر اپریل کو وہاں سوویٹ روس کا جھنڈا لہرایا۔ اور باغیانہ تقریریں کی تھیں۔

مسٹر جناح کے متعلق بمبئی سے ۶ اکتوبر کی خبر مظہر ہے کہ وہ شہر بمبئی کے مسلم حلقہ انتخاب کی طرف سے اسمبلی میں کھڑے ہوئے ہیں۔ کاغذات نامزدگی بھیج دیئے گئے ہیں

سر فضل حسین کے متعلق لاہور سے ۸ اکتوبر کی خبر ہے کہ وہ لاہور میں چند روز یہاں قیام کریں گے۔

اخبار زمیندار کے متعلق سری نگر سے ۶ اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اس کا داخلہ ریاست جموں و کشمیر میں بند کر دیا جائے۔

گاندھی جی کے متعلق بمبئی سے ۸ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بمبئی کانگرس سیشن ختم ہونے کے بعد وہ واپس واردھا نہیں جائیں گے۔ بلکہ اگر گورنمنٹ نے مخالفت نہ کی۔ تو چند دن احمد آباد میں قیام کر کے صوبہ سرحد میں جانے کی کوشش کریں گے۔

رام لیلا کے دنوں میں فسادات کو روکنے کے لئے دہلی سے ۸ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق وہاں پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جو ایک ماہ تک جاری رہے گا۔

کراچی سے ۸ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں نتھو رام کے قتل کے الزام میں عبد القیوم کے خلاف مقدمہ کی سماعت جوڈیشنل کورٹ میں شروع ہوئی۔ آغاز سماعت سے پہلے عبد القیوم کے وکیل نے درخواست دی۔ کہ ان کا مقدمہ کسی دوسرے صوبہ میں منتقل کر دیا جائے۔ لیکن عدالت نے اسے منظور نہ کیا۔

سپین میں جو خوفناک خانہ جنگی شروع ہے۔ اس کے متعلق میڈرڈ سے ۸ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ نوجوان سوشلسٹ پارٹی کی انقلابی کمیٹی نے ملک میں مسلح بغاوت شروع کر دی ہے۔ گورنمنٹ ہے کے کئی دفاتر اور عمارتوں پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ شہر میں بالشویک طرز کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ وہاں پر سخت جنگ ہوئی ہے جس میں قریباً ایک ہزار سے زیادہ ہسپانوی ہلاک ہوئے۔

بمبئی سے ۷ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق نیشنل کانگریس کے اجلاس کو ملتوی کرنے کے متعلق نہایت سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔ عنقریب اس کے متعلق اعلان ہونے والا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق دہلی سے ۸ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے کانگریس کانسٹی ٹیوشن میں ترمیم پیش کرنے کے ارادہ کو قطعی طور پر ملتوی کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ بہت سے سمجھدار کانگریسی ان کے طریقوں اور خیالات اور ان پر مبنی پروگرام سے تنگ آگئے ہیں۔ اور اگر اس صداقت کو جانچنے کی اور کوشش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ مزید بے چینی کے سوا اور کچھ نہ ہوگا

کانگرس کمیٹی رائے بریلی کا دفتر جس پر پولیس نے سول نافرمانی کے آغاز سے قبضہ کر رکھا تھا۔ لکھنؤ سے ۷ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق مقامی کارکنوں کو واپس کر دیا گیا ہے۔

مہاراجہ کپورتھلہ کے متعلق ۸ اکتوبر کی خبر مظہر ہے کہ وہ ۲۵ر اکتوبر کو یورپ سے روانہ ہو کر ۵ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔

کراچی سے ۸ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ لنڈن اور میلبورن کے درمیان ہوائی جہازوں کی دوڑ میں ۱۵ ہزار پونڈ کے انعام کے سلسلہ میں مقابلہ کرنے والوں کے آرام وغیرہ کے لئے کافی انتظامات کئے جا رہے ہیں مقابلہ کرنے والے سب جہاز کراچی سے گذریں گے۔ ایر کلب آف انڈیا اور برما کی نمائندگی کے لئے رائل ایر فورس کے دو افسر مقرر کئے گئے ہیں۔

کانگرس کے اجلاس بمبئی کے لئے جو پنڈال تیار کیا جا رہا ہے۔ ۷ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اس پر ایک لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ کی رقم صرف ہوگی۔ اس میں بیک وقت ۵ لاکھ اشخاص بیٹھ سکیں گے۔

آل بنگال مسلم ینگ مین کانفرنس کلکتہ سے ۸ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک اجلاس کر کے کمیونل ایوارڈ کی منظوری کا اعلان کیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی